ایضاح التلبیس الشیطانی

[illegible]

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

[illegible]

مؤلف تفسیر نعمانی کے معتقدات کا نمونہ

تفسیر نعمانی سورۂ فاتحہ مطبوعہ بار دوم کے صفحہ ۸۰،۷۹،۷۸ کا ملخص بعینہٖ تحریر کیا جاتا ہے ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں
چونکہ حنفی شافعی مالکی حنبلی اہل حدیث اہل تشیعہ غرضیکہ سائر فرق اسلامیہ بنص صحیحہ داخل اسلام ہیں ہر ایک اپنی ہی طرف حقیت کا اظہار کرتا ہے اور دوسرے کو گمراہ مرتد کافر مشرک کے کریہ المعنے الفاظ سے مخاطب کرتا ہے اسمیں شک نہیں کہ خواہ کوئی کسی مذہب میں ہو عصمت کا دعوٰی نہیں کرسکتا دوسرے کو کافر و مشرک کہنے کا مجاز نہیں تا وقتیکہ اسلام کسیکو خود خارج نہ کردے اب دیکھنا یہ ہے کہ اسلام کسے اور کیسے شخص کو اپنے سے دور ہٹاتا ہے۔ اس فیصلہ کے لئے قرآن کریم ہی حکم و جج ہونیکا مجاز ہے یا صحیح احادیث جو غیر مجروح فی الکل ہوں مگر احادیث کلہم جرح سے خالی نہیں مثلاً جس حدیث کو مقلد صحیح کہتا ہے غیر مقلد اسپر اعتبار نہیں کرتا اور اسی طرح بصورت معکوس سمجھنا چاہیئے یا جس حدیث کو شیعہ صحیح سمجھتا ہے سنّی اسکو مردود جانتا ہے اسی پر ہر مذہب کو قیاس فرمائیں مگر احادیث جرح سے خالی نہیں اندریں صورت حکم نہیں ہوسکتیں تو لامحالہ قرآن ہی فیصلہ دے سکتا ہے اور اسکا فیصلہ بدیہی ہے لَا تَقُوۡلُوۡا لِمَنۡ اَلۡقٰۤی اِلَیۡکُمُ السَّلٰمَ لَسۡتَ مُؤۡمِنًا جب قرآن صرف سلام علیکم کہنے والے کو دائرۂ اسلام و ایمان سے خارج کرنیکی اجازت نہیں دیتا تو پھر کسی زید و بکر کو کیا حق پہونچتا ہے کہ کسی صاحب مذہب کو کافر کہدے یہ امر طے شدہ ہے کہ چند ایک کے سب اسلامی مذاہب اصول و ایمانیات میں متفق ہیں جنکے اقرار و انکار پر مدار ایمان اور کفر ہے ورنہ فروعی اختلافی مسائل سے اصل ایمان میں خلل واقع نہیں ہوسکتا۔ اس تمہید سے میرا مقصد یہی ہے کہ اسلام والے کلمہ گو اہل قبلہ بھائی کو اسلام سے خارج نہ کیا کریں آپسمیں بھائی ہیں بدستور اخوت قائم رکھیں یاد رکھیں خدا کے ہاں اطلاق کفر و شرک سے بڑھکر کوئی امر زیادہ برا نہیں کیونکہ ے تو برائے وصل کردن آمدی + نے برائے فصل کردن آمدی + اصل منشار باری تعالیٰ کا ہے۔ لہٰذا میں خود بھی اس تفسیر میں ایسے امور سے متحاشی رہونگا ناظرین بھی خیال رکھیں (ملخصًا بجنسہٖ تفسیر نعمانی سورۂ فاتحہ بار دوم صفحہ ۷۸ و ۷۹ و ۸۰) ملخصًا۔

مسلمانو دیکھو ۔ مؤلف تفسیر نعمانی کا تمام حدیثوں کو مجروح و ناقابل سند اعتقاد کرنا اور سوائے قرآن کریم کے کسی حدیث کو حکم و دلیل شرعی نہ ماننا رافضی ۔ خارجی ۔ وہابی ۔ نیچری ۔ مرزائی ۔ چکڑالوی بلکہ تمام گمراہ فرق کو مثل حنفی ۔ شافعی ۔ مالکی ۔ حنبلی کے پکے ایماندار سمجھنا اور انکا اختلاف بھی مثل اختلاف مجتہدین کے تصور کرنا اور سب سے میل جول صلح بکل کی ترغیب دینا اور سب کو ایمانیات و اعتقادات میں برابر اور صراط مستقیم پر قائیم خصوصًا وہابیوں کو اہل سنت والجماعت اعتقاد کرنا انکی خاص طرفداری اور یہ کہ جو شخص انکے حق میں کچھ کہہ بیٹھے تو اسکو یہود و نصاریٰ اصل کفار سے بھی بدتر جاننا ۔ باوجود حنفی اور قادری کہلانے کے ہر گمراہ سلام کنندہ کو اہلسنت پکا مسلمان اعتقاد کرنا گو وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی کھلی کھلی توہین کرتا ہو صریح قرآن سے منکر دین سے مرتد ہو چکا ہو ۔ پس فقیر نے مؤلف مذکور کو اسکے کفریات پر مطلع کیا اور اُس سے اصلاح عقیدہ پر شارع عام میں اقرار کروایا اور مدت مدید تک جب مؤلف نے وعدہ کا ایفا نہ کیا تو پھر تحریرًا مطلع کیا جسکا جواب ندارد مگر فقیر کے ایک دوست میاں الٰہی بخش صاحب خیاط لاہوری اندرون دروازہ دہلی کو جو مؤلف کے ہمقوم ہیں بلکہ کہہ گیا کہ اگر مولوی نبی بخش صاحب میری اغلاط پر گرفت کرینگے تو میں بھی انکی غلطیاں پکڑونگا ۔ پس یہ پیغام مؤلف کا سنتے ہی اسکے چند عقیدے علماء نامدار و فضلاء کبار ہندوستان و پنجاب کے پیش کر کے مندرجہ ذیل حکم شرعی دربارہ مؤلف مذکور لیکر شائع کیا

خلاصہ معتقدات مؤلف تفسیر نعمانی منظوم پنجابی

يَحْلِفُونَ بِاللّٰهِ إِنَّهُمْ لَمِنْكُمْ وَمَا هُمْ مِنْكُمْ وَلٰكِنَّهُمْ قَوْمٌ يَفْرَقُونَ ط

سوال ۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ایسے شخص کے بارہ میں جو اپنا عقیدہ ان الفاظ میں ظاہر کرے کہ احادیث کلہا مجروح ہیں اسلئے کہ جن احادیث کو حنفی صحیح کہتے ہیں غیر مقلدین نہیں مانتے اور جن احادیث کو غیر مقلدین صحیح کہتے ہیں حنفی نہیں مانتے اور اسی بناپر تمام مذاہب اسلامیہ کو قیاس فرمائیں لہذا احادیث کلہا حکم و حجت نہیں ہو سکتیں تو لامحالہ قرآن ہی فیصلہ دیسکتا ہے اور اسکا فیصلہ بدیہی ہے لَا تَقُولُوا لِمَنْ أَلْقَىٰ إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا لہذا کوئی مسلم ایمان و اسلام سے خارج نہیں ہو سکتا ۔ پس تمام فرق ایمانیات و اعتقادات میں متفق ہیں اور انکا اختلاف بعض فروعی مسائل ہیں مثل اختلاف ائمہ مجتہدین کے ہے اور فرقہ اہلسنت سوادِ اعظم کا مصداق ہے لہذا ان سے اخوت بدستور سابق رکھی جائے بقول ؎ تو برائے وصل کردن آمدی ÷ نے برائے فصل کردن آمدی ÷ اور جو شخص رافضی ۔ خارجی ۔ نیچری ۔ مرزائی ۔ وہابی ۔ چکڑالوی کو دائرۂ اسلام سے خارج سمجھے وہ یہود و نصاریٰ اصل کفار سے بڑھکر کافر ہے اور مذہب حنفی اہلسنت والجماعت میں مسلمانوں کو بہکا کر تمام گمراہ فرق سے متحد و صلح بکل کراکر چاہ ضلالت میں گرانا چاہے ہے تو ایسے شخص کی تالیفات اور مؤلف سے پرہیز کرنا لازم ہے یا نہیں اور شرع شریف ایسے گمراہ کنندہ کے حق میں کیا فرماتی ہے اور جو شخص باوجود اطلاع پانے کے ایسے گمراہوں اور انکی تالیفات سے پرہیز نہ کرے

سلہ صد افسوس جو اہلسنت دے اعظم ہن دو ٹوٹے ÷ رات دن اوہ جھگڑا کردے حق نہ کوئی ٹولے (تفسیر نعمانی سورۂ فاتحہ بار دوم ۵ ہم) اور اپنی مصنفہ قصص المحسنین میں لکھتے ہیں ؎ ہر دو طرف برادر دینی حنفی اتے وہابی ÷ صاحب چشم نابینے دونویں عمدا کرن خرابی ÷

ہاتھ وزبان سے رد کرے بلکہ دل سے بھی غیرت نہ کرے تو ایسا شخص مومن قرار پاسکتا ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب۔ مبتدعین کی جرح قدح تعصباً احادیث میں عند المحدثین غیر مقبول ہے چہ جائیکہ وہابی جنکی تکفیر اظہر من الشمس ہوچکی ہو انکی جرح قبول کیجائے۔ اگر زیادہ استطاعت نہ ہو تو مقدمہ شرح سفر السعادت اور مشکوٰۃ وغیرہ سے ہی دیکھ لیں ورنہ ایسے بددینوں کی زبان سے تو خدا تعالیٰ اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہیں چھوٹے تو کیا وہ بھی مجروح قرار پائینگے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ پس حفاظ احادیث کی پرکھ کے علاوہ جو گمراہ خانہ ساز اصطلاح سے جھک مارتے اور مسلمانوں کو علم احادیث سے بدظن کرتے تو اسکا کون اعتبار کرتا ہے پھر علی الاطلاق جمیع احادیث کی حکم واحتجاج ہونیسے انکار کرنا گویا قرآن مجید کی احتجاج سے انکار ہے لقولہ تعالیٰ مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وقولہ تعالیٰ مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ نیز احادیث بوحی خفی منجانب اللہ ہیں لقولہ تعالیٰ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو کچھ فرمایا وحی ہی سے فرمایا نیز فرمایا ہے اُوْتِیْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ وقولہ تعالیٰ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العلم ثلثۃ اٰیۃ محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ وما سوٰی ذلک فهو فضل۔ رواہ ابو داؤد وابن ماجہ۔ مشکوٰۃ کتاب العلم فصل الثانی فریضۃ عادلۃ ای احکام مستنبطۃ بالاجتهاد۔ قرآن مجید سے ثابت ہوا کہ مومن خدا اور رسول و مجتہدین دین کی تابعداری کریں۔ لہذا قرآن اور احادیث اور فریضہ عادلہ جس سے مراد اجماع امت و قیاس مجتہدین دین ہے شریعت مطہرہ میں یہ چار اصول قرار پائے جسکو امام وہابیہ اسمٰعیل نے بھی رسالہ امامت و خلافت میں قبول کیا ہے مگر افسوس کہ کہلائیں حنفی اور بجز قرآن کریم اور کچھ نہ مانیں پس جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے روگردانی کی تو ایمان کہاں رہا بلکہ قولہ تعالیٰ فَلَا وَرَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ الآیۃ کا مصداق ہو کر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ دینی علم کی اہانت حقارت اور استہزاء مجمع علیہ کفر ہے کذا فی الشفاء و اعلام ابن حجر۔ نیز کتاب اعلام مطبوعہ مصر کے صفحہ ۱۲۳ میں جہاں کفریات شمار کی ہیں فرمایا اَوْ رَدَّ حَدِیْثَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی جس نے آپکی حدیث کو رد کیا وہ بھی کافر ہے فرمایا شفا میں حضرت قاضی عیاض نے وَکَذٰلِكَ وَقَعَ الْاِجْمَاعُ عَلٰی تَکْفِیْرِ کُلِّ مَنْ دَافَعَ نَصَّ الْکِتَابِ اَوْ خَصَّ حَدِیْثًا مُجْمَعًا عَلَیْهِ نَقْلُهٗ وَاَنَّهٗ قَاعِدَةٌ مِنْ قَوَاعِدِ الشَّرْعِ وَمَا عُرِفَ یَقِیْنًا بِالنَّقْلِ الْمُتَوَاتِرِ وَقَطْعِ الْاِجْمَاعِ الْمُتَّصِلِ عَلَیْهِ اور امام عبد الوہاب شعرانی نے یواقیت والجواہر میں فرمایا کہ احادیث قدسی کے احتجاج سے انکار کرنا کفر ہے۔ انتہیٰ۔ اور احادیث متواترہ کے احتجاج کا انکار بھی کفر اتفاقی ہے پس احادیث صحیحہ کی تکذیب صریح کفر ٹھہری کما مر۔ اور مراد تکذیب سے انکو قبول نہ کرنا اور حجت شرعی نہ سمجھنا ہے جیسے رد المحتار مطبوعہ مصر جلد سوم صفحہ ۲۹۰ میں فرمایا اَلْمُرَادُ بِالتَّکْذِیْبِ عَدَمُ التَّصْدِیْقِ الَّذِیْ مَرَّ اَیْ عَدَمُ الْاِذْعَانِ وَالْقَبُوْلِ لِمَا عُلِمَ مَجِیْئُهٗ صلی اللہ علیہ وسلم بِهٖ ضَرُوْرَةً۔ پس حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کلام معجز نظام کو حجت شرعی اعتقاد نہ کرنا آپکے کلام پاک سے استہزاء اور استخفاف و تنقیص ہے جیسے رد المحتار کے صفحہ ۲۹۲ میں ہے قُلْتُ وَیَظْهَرُ مِنْ هٰذَا اَنَّ مَا کَانَ دَلِیْلَ الْاِسْتِخْفَافِ یَکْفُرُ بِهٖ وَاِنْ لَمْ یَقْصِدِ الْاِسْتِخْفَافَ پس اس سے ظاہر ہوا کہ جس چیز کے استخفاف کی علامت پائی جائے تو ایسی بات سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اگرچہ اسکا قصد اور نیت حقارت و تنقیص کی نہ ہو اور ایسے کفر میں تاویلیں بھی جاتی نہیں لَا عُذْرَ لَهٗ فِیْ تَاْوِیْلِهٖ کذا فی الشفاء۔ اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا

لما جئت بہ مشکوٰۃ باب الاعتصام افسوس ہے کہ بے دین لوگوں کی تالیفات کو جہال دیکھتے ہیں اور گمراہ ہوجاتے ہیں حالانکہ فرمایا
حضور علیہ السلام نے اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِیْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِیْنَكُمْ۔ رواہ مسلم۔ نیز اس مفسر صاحب علم کی قرآن دانی
کے قربان جائیں کہ آیۃ شریفہ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰى اِلَیْكُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا میں تحریف لفظی کرنا اور کلہا ضمیر غیر ذوی
العقول کو کلہم لکھنا جو راجع ہے طرف احادیث کی کیسی لیاقت علمی ہے سبحان اللہ پھر یہ طرفہ کہ اس سے استدلال لینا کہ خواہ
کوئی کیسا ہی بیباک گستاخ منکر احادیث وہابیوں خارجیوں مرزائیوں نیچریوں کا بھائی محض عادتاً کلمہ گوئی و سلام کرنے سے
مومن صادق قرار پاسکتا ہے خواہ بت کو سجدہ کرے۔ نبی پیارے کو (نعوذ باللہ) گالیاں دے خدا تعالیٰ کو جھوٹا کہے شیطان کا علم
حضور علیہ السلام کے علم سے زیادہ بتائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خنزیر کی چربی کی تہمت لگائے مسلمانوں کو بات بات میں
کافر و مشرک ٹھہرائے مگر ایک سلام ہی کرنے سے پکا ایماندار ہو سکتا ہے (نعوذ باللہ من ذلک) مفسر صاحب نے آیۃ قرآنی سے کیا
دھوکہ دیا اور یہ نہ سمجھا کہ آیت مذکورہ سے مراد مجہول الحال اشخاص ہیں کہ جنکے عقائد پر ہمیں اطلاع نہیں اور اجنبی ہوں تو جب
وہ السلام علیکم کہیں تو انکو یہ نہ کہا جائیگا کہ تم مومن نہیں ہو جبتک اُن سے موجب کفر کوئی بات ظاہر صادر نہ ہو
جیسا شان نزول آیت سے مفہوم ہوا بلکہ حدیث شریف سے ثابت ہے کہ ایک شخص کے ہاتھ زعفران سے رنگے ہوئے تھے تو اسکو
حضور علیہ السلام نے سلام کا جواب نہ دیا کذا فی ابن ماجہ۔ چہ جائیکہ بد مذہبوں کو جو کفر و ضلالت سے روسیاہ ہو چکے ہوں محض سلام
کہنے سے مومن سمجھیں۔ نیز باب قتل الخوارج کو ابوداؤد وغیرہ کتب احادیث سے ملاحظہ فرمائیں گویا بد دینوں کا دینداروں کو محض سلام علیکم
کرنا سد سکندری ٹھہرا جو کبھی ٹوٹ نہ سکے خواہ کیسے ہی مرتد و زندیق ہو جائیں مگر ایمان و اسلام سے خارج نہیں ہو سکتے۔

لہٰذا تمام گمراہ فرقوں کو عقائد و ایمانیات میں متفق اور سب کو یکساں صراط مستقیم پر قرار دینا اصول اسلام سے سخت جہالت ہے
شریعت مطہرہ سے ثابت ہے کہ دین اسلام میں تہتر (۷۳) فرقے ہونگے اور وہ سب کلمہ گو نماز روزہ حج زکوٰۃ ادا کرنیوالے ہیں بہتر ۷۲
انمیں سے دوزخی اور ایک جنتی فرقہ اہلسنت والجماعۃ کا ہے جسکو خود مؤلف تفسیر نعمانی نے تفسیر سورہ فاتحہ بار دوم صفحہ ۳۱ میں
مفصل تحریر کیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری امت تہتر ۷۳ فرقے ہو جائیگی جسمیں سے ایک جنتی اور باقی سب
دوزخی۔ پھر باوجود ناجی فرقہ اہلسنت ایک ہی ماننے کے۔ پھر اسی جزو تفسیر فاتحہ کے صفحہ ۳۸ میں اہلسنت ناجی فرقے کو دو حصے
حنفی اور وہابی بنا دئے اور دونوں کو سواد اعظم کے مصداق قرار دیا ہے کہ دروغگو را حافظہ نباشد پس یاد رہے کہ ایک ہی بڑا
گروہ ناجی اور جنتی ہے اور باقی سب بدعتی دوزخی ٹھہرے تو بموجب اقرار مؤلف دوزخی اور جنتی اصول و ایمانیات میں باہم متفق
کیونکر ہو سکتے ہیں پس جب مبتدعین کے عقائد لاریب مخالف عقائد اہلسنت کے ہوئے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے صراط مستقیم
کیطرف فرقہ ناجی کو توجہ دلائی اور دیگر شیطانی راستوں سے روک دیا قولہ تعالیٰ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ وَلَا تَتَّبِعُوا
السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِیْلِهٖ اسکی تفسیر ترجمہ مشکوٰۃ وغیرہ سے تفسیر بغوی جلد سوم میں ملاحظہ فرماویں یعنی یہ ہمارا
سیدھا راستہ ہے پس اسکی تابعداری کرو اور متفرق گروہوں کی پیروی نہ کرو کیونکہ وہ تمکو متفرق کر دینگے صراط مستقیم سے پس گمراہوں
اور انکی تالیفات سے پرہیز لازم ہوا نیز فرمایا وَلَا تَكُوْنُوْا كَالَّذِیْنَ تَفَرَّقُوْا وَاخْتَلَفُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَهُمُ الْبَیِّنٰتُ وَاُولٰٓئِكَ
لَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ یَّوْمَ تَبْیَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ یعنی تم انکی مثل نہ ہو جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اسکے کہ

مؤلف نے خود گلدستہ معرفت میں جا بجا مسلمانوں کو کافر مشرک بے ایمان بے دین قرار دیا ہے کیا اب وہ اصول بدل گئے۔

ہو چکے انکو حکم صاف اور بڑا عذاب ہے انکے لئے جسدن سفید ہونگے بعضے منہ اور سیاہ ہونگے بعضے منہ تفسیر ابو السعود و معالم و کبیر
وغیرہ میں لکھا ہو کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ امت کے بدعتیوں جیسے مشبہ و قدریہ و حشویہ کیطرح نہ ہوں کہ اصول دین میں اختلاف حرام
ہو۔ اور تفسیر مظہری جلد اول کی ابتدا میں باستدلال قرآنی فرمایا ہو کہ جتنے گمراہ فرقے قیامت تک ہونگے سب منافقوں میں
شامل ہیں اور تفسیر اتقان میں فرمایا ہے کہ وہ بدعتی ہیں جنکے منہ سیاہ ہونگے اور اہلسنت کے منہ سفید ہونگے جس سے صاف معلوم ہوا
کہ مبتدعین فرقوں کا اختلاف اصول و ایمانیات میں ہو اگر بفرض محال فرعی بھی مانا جائے تو پھر بھی بجز ائمہ مجتہدین دین
اختلاف دینی امور میں حرام ہے اور اختلاف مجتہدین دین قرآن و احادیث و آثار صحابہ سے مستنبط اور حجت شرعی ہے جسکی
تفسیر بغوی جلد دوسری میں تصریح موجود ہو تو جبکہ مولوی کے ہمخیال مؤلف تفسیر نعمانی کا یہ دہوکہ دینا کہ مبتدعین کا اختلاف
مثل اختلاف مجتہدین دین سمجھے ہے کیسی مردم فریبی اور بے دینی ہے۔ غرض مؤلف کی یہ تھی کہ مبتدعین کے اختلاف کو فرعی
اختلاف مثل ائمہ مجتہدین کے قرار دیکر خلقت کو گمراہ کرکے بد دینوں سے ملادیوے (نعوذ باللہ من ذلک) نیز وہابیونکو
جنکا کفر اظہر من الشمس ہو سواد اعظم کے مصداق قرار دینا نہایت سخت بد دینی اور حمق ہو حالانکہ بجز مقلدین ائمہ اربعہ
کے سب بدعتی اور دوزخی ہیں جیساکہ طحطاوی نے حاشیہ در المختار کے کتاب الذبائح میں تصریح کی ہے وَهٰذِهِ الطَّائِفَةُ
النَّاجِيَةُ قَدِ اجْتَمَعَتِ الْيَوْمَ فِي الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ وَهُمُ الْحَنَفِيُّونَ وَالْمَالِكِيُّونَ وَالشَّافِعِيُّونَ وَالْحَنْبَلِيُّونَ وَمَنْ كَانَ
خَارِجًا مِنْ هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ الْأَرْبَعَةِ فِي ذٰلِكَ الزَّمَانِ فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْبِدْعَةِ وَالنَّارِ یعنی آجکل یہ ناجی فرقہ اہلسنت
والجماعۃ کا جمع ہو گیا ہے چار مذاہب حنفی مالکی شافعی حنبلی میں۔ جو شخص ان سے علیحدہ ہوا وہ بدعتی اور دوزخی ہے
ایسا ہی اور محققین تحریر فرماتے ہیں پس معلوم ہوا کہ بجز مقلدین ائمہ اربعہ کے سب دوزخی اور بے دین ہیں انکو اہلسنت
قرار دینا بے دینی اور گمراہی ہے بلکہ خود وہابیونکو مولوی انور محمد سونتری مؤلف رسالہ شہباز نے رسالہ شمشیر تیز شریعت
میں جو حافظ محمد و محی الدین و نور محمد لکھنوی کی صحت و اہتمام سے چھپا اسمیں لکھتے ہیں نظم۔ وہابی فرقہ بدعت میں گرفتار +
مذہب چار میں تعیین سے انکار + امام اعظم کے منصب سے ہیں بیزار + دیکھا دیکھی کئی مذہب میں گرفتار + اور
مولوی محمد حسین بٹالوی اشاعۃ السنہ اور نواب صدیق حسن بھوپالی نے ترجمان الوہابیہ میں وہابیونکو باغی اور نمکحرام
لکھا ہے۔ اور فتوحات اسلام یعنی تاریخ مکہ سے انکی نمکحرامی اور بے ایمانی خوب ثابت ہوتی ہے۔ پھر باوجود اسکے یہ کہنا
کہ ان سب سے بھائی چارہ یعنی اتحاد اخوت اور محبت صلح کلی رکھی جائے یہ اور بھی گمراہی ہے قولہ تعالی لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَ
النَّصَارٰى أَوْلِيَاءَ الآية کے نیچے تاج التفاسیر جلد اول مطبوعہ مصر کے صفحہ ۱۱۵ میں فرمایا ہے قال صلی اللہ علیہ وسلم
مَنْ جَامَعَ الْمُشْرِكَ وَسَكَنَ مَعَهُ فَإِنَّهُ مِثْلُهُ رواہ ابو داؤد یعنی جس نے مشرک سے اتحاد اور اسکے ساتھ اطمینان
پکڑا تو وہ بھی ویسا ہی مشرک ہوا۔ اور تفسیر فتح العزیز میں تحت قولہ تعالی وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ کے
تحریر ہے کہ در حقائق التنزیل مذکور است کہ سہل بن عبداللہ تستری فرمودہ اند مَنْ صَحَّحَ إِيمَانَهُ وَأَخْلَصَ تَوْحِيدَهُ
فَإِنَّهُ لَا يَأْنَسُ إِلَى الْمُبْتَدِعِ وَلَا يُجَالِسُهُ وَلَا يُؤَاكِلُهُ وَلَا يُشَارِبُهُ وَيُظْهِرُ مِنْ نَفْسِهِ الْعَدَاوَةَ وَمَنْ دَاهَنَ
بِمُبْتَدِعٍ سَلَبَهُ اللهُ تَعَالٰى حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ وَمَنْ تَحَبَّبَ إِلَى الْمُبْتَدِعِ نَزَعَ اللهُ تَعَالٰى نُورَ إِيمَانِهِ مِنْ قَلْبِهِ یعنی

مرد صحیح الایمان را باید کہ با بدعتیاں انس نگیرد و ہم مجلس و ہم کاسہ و ہم نوالہ با ایشاں نشود ہر کہ با بدعتیاں دوستی پیدا کند نور ایمان و حلاوت او از وی برگیرند۔ انتہی۔ یعنی جو شخص بدعتیوں سے دل لگائے اور انکی صحبت اختیار کرے ان سے کھانا پینا برتاؤ رکھے یا دوستی کرے تو اسکو دل سے ایمان اور حلاوت ایمانی نکال لیجاتی ہے اور جیسے بروز ہفتہ مچھلی کا شکار حرام ٹھہرایا گیا تھا تو وہ نافرمان ہو کر شکار کرنے لگ گئے جنکی تعداد چالیس ہزار تک یا کم و بیش تھی پھر وہ تین گروہ بنگئے۔ ایک نافرمان دوم ناصح و مانع سوم صلح کل جب وہ روکنے سے باز نہ آئے تو فرقہ مانعین اُن سے علیحدہ ہو گیا درمیان میں دیوار کھڑی کر دی۔ اور صلح کل فرقہ نافرمانوں سے سخندر ہا بس ان دونوں پر عذاب الٰہی نازل ہوا اور بندر بنگئے کما قال اللہ تعالیٰ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِیْنَ اعْتَدَوْا مِنْکُمْ فِی السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ کُوْنُوْا قِرَدَةً خَاسِئِیْنَ۔ سے ظاہر ہے۔ کیونکہ بری صحبت سے آدمی کے دل پر اثر بد واقع ہو کر آخر مثل اسکی ہو جاتا ہے اور غیرت ایمانی اُٹھ جاتی ہے لہذا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ الْبِدْعَةِ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ عَنْ عُنُقِہٖ یعنے جس نے کسی بدعتی کی توقیر کی تو اس نے رسی اسلام کی اپنی گردن سے نکال ڈالی یعنی مثل اُسی کی ہو گیا لہذا مثنوی شریف میں فرمایا ہے دور شو از اختلاط یار بد + یار بد بدتر بود از مار بد + اور میاں حبیب صاحب کا گمراہوں سے اتحاد پر دلیل شعر مثنوی سے تو برائے وصل کردن آمدی + نے برائے فصل کردن آمدی + لانا لا علمی کی دلیل ہے یہ نہ سمجھا کہ اس شعر کا اصل مطلب کیا ہے اور کس عاشق صادق کا ذکر ہے نہ ہے غرور شیطانی و تعصب نفسانی غرض مؤلف تفسیر نعمانی کی یہ ہے کہ جسطرح ہو سکے اہل اسلام کو فریب دیکر لباس قرآنی میں گمراہوں سے یکساں کر دے (نعوذ باللہ من ذلک) سچے حنفی علامہ زین العابدین نے رد المحتار جلد ثالث میں وہابیوں کو خارجیوں میں داخل فرما کر انپر حکم کفر لگایا اور بظاہر حنفی در پردہ وہابی نے وہابیوں کو اہلسنت سواد اعظم کا مصداق ٹھہرایا۔ لہذا کون اُسے حنفی کہہ سکتا ہے۔ نیز مرزائی۔ نیچری۔ وہابی رافضی وغیرہ کے بارہ میں کفر کے فتوے جو علمائے حرمین شریفین سے لگ چکے ہیں اور انکے عقائد اہلسنت سے سخت مخالف ہیں تو انکو کفر میں شک کرنا بھی کفر ٹھہرا اور مؤلف نعمانی کو گمراہوں کی پاسداری ایسی منظور رہے کہ انکیطرف سے طیش کھا کر مؤلف تفسیر محمدی و تفسیر ثنائی کو یہود و نصاریٰ اصل کفار سے بڑھکر کافر تحریر کر دیا ہے۔ اسکی قصص المحسنین میں دیکھو "کافر اصل یہود نصاریٰ جنگے انہاں نالوں"۔ طرفہ یہ کہ پہلے مان چکا ہے کہ ہر دو طرف برادر دینی وہابی اور حنفی ہیں پس کیکو مسلمان دیندار سمجھکر کافروں سے بڑھکر کافر اعتقاد کرنا بھی صریح کفر ہے۔ کذا فی اعلام ابن حجر مکی ہیثمی و شفاء وغیرہ۔ طرفہ یہ کہ پھر اُس نے عبد الستار وہابی کو عالم حقانی و لاثانی موحد قرار دیا پس جو شخص ایسے گمراہ کی تصنیفات کو دیکھے گا ضرور وہ بھی اسکا ہمراہی گنا جائیگا کیونکہ جب مؤلف کتاب سے محبت اور اعتقاد اسپر ہو گا تو اسکی کتاب پر عمل کریگا اور یہ پتہ انکو نہیں ہے کہ کہاں کہاں اس نے زہر اگلا ہے مؤلف نے بظاہر بعض مسائل خفیہ مقلدین و غیر مقلدین جانبین سے دلائل میں احادیث تحریر کر کے آخر الامر سب کو جڑھ سے اُکھیڑ دیا جسکی مثال قرآن میں موجود ہے قولہ تعالیٰ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّتِیْ نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ اَنْکَاثًا یعنی مت ہو تم مانند اُس عورت کی جس نے توڑا اور کھولا اپنا کاتا ہوا سوت بعد اسکے کہ اسکو کات کر مضبوط کر چکی تھی یعنی کام اپنا پکا بنا کر بگاڑتی تھی جیسے میاں

حبیب نے پہلے وہ تمہید اُٹھائی جس سے اطمینان ہوگیا تھا کہ یہ پکا حنفی ہوگا۔ مگر جب تفسیر سورہ فاتحہ بار دوم کے صفحہ ۱۹ میں
معذرت اسکی نظر آئی جس سے اس نے اپنی تمام کارستانی کو ردی کر ڈالا اور رکابی مذہب کا آدمی معلوم ہوا پس اسکی تحریر اُسے دکھلائی تو شرمندہ
ہوکر کہنے لگا کہ میں اسکی اصلاح کردونگا پھر مدت دراز تک انتظار کرکے بذریعہ تحریر یاد دلایا تو مؤلف نے اور اصرار کیا آخر الامر علمائے نامدار کی
شہادت سے اسکی تکفیر اور مردم فریبی ظاہر کی تاکہ قیامت میں سرخروئی حاصل ہو جو شخص ایسے گمراہوں سے اور انکی تالیفات سے دلی نفرت نہ کریگا
اسمیں رائی کے دانہ برابر بھی ایمان نہیں (حدیث) مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ وَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ
وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ نیز ایک طویل حدیث جسکے آخری فقرات یہ ہیں فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِيَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ
فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ مِنَ الْاِيْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ۔ رواہ مسلم۔ فرمایا علی قاری نے کہ
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درجات ایمان تین فرمائے۔ گمراہوں کو ہاتھ سے روکنا سو وہ حکام پر ہے دوسرا درجہ زبان کی تلوار سے روکنا تیسرا درجہ
دل سے غیرت کرنا۔ اور گمراہوں کو چھوڑ دینا اور ان سے کنارہ کش ہونا پس تیسرا درجہ جو کہ نہایت ہی کمزور اور ضعیف ایمان کا ہے جب وہ
بھی نہ رہا تو کفر اور بے ایمانی رہگئی لہذا فرمایا اسجگہ علامہ قاری نے لِاَنَّ مَرْتَبَةَ اَهْلِ الْاِيْمَانِ اَنْ لَّا يَسْتَحْسِنَ الْمَعَاصِيَ وَيُنْكِرَهَا بِقَلْبِهٖ فَاِذَا لَمْ يَفْعَلْ
ذٰلِكَ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ دَائِرَةِ الْاِيْمَانِ وَدَخَلَ فِيْمَنْ اِسْتَحَلَّ مَحَارِمَ اللّٰهِ وَاعْتَقَدَ بُطْلَانَ اَحْكَامِهٖ یعنی اہل ایمان کی شان ہے
کہ گناہوں کو پسند نہ کریں اور دل سے انکا انکار کریں پھر اگر اس نے یہ بھی نہ کیا تو البتہ خارج ہوگیا دائرہ ایمان سے اور داخل ہوا محرمات الہیہ کے
حلال جاننے والوں میں اور اعتقاد کیا اسنے بطلان احکام شرعی کا۔ اور نماز وتر میں اقرار کیا جاتا ہے نَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ یعنی اے اللہ
جو تیری نافرمانی کرتا ہے ہم اس سے علیحدہ ہوتے ہیں اور چھوڑ دیتے ہیں پس زبان سے یہ اقرار اور خدا تعالی کے دشمنوں سے دلی اتحاد کیسی
ایمانداری ہے۔ پس جو بھیڑیا بصورت بھیڑ گلہ میں آگھسے تو اسکو نکالنے کا تدارک نہ کیا جائے تو گلہ کب سلامت رہ سکتا ہے پس دینی دشمنوں کے حملوں سے
اس سے بڑھکر بچنا اور تدارک کرنا لازم ہے جو شخص ان گمراہوں کی گمراہی کو دل سے بھی بُرا نہ جانے تو وہ بھی اُنہی کے ہمراہ شامل ہے حق تبارک و تعالی
بے دینوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحَابِهٖ وَسَلَّمَ۔ کتبہ

فقیر نبی بخش حلوائی لاہوری نقشبندی مجددی مؤلف تفسیر نبوی پنجابی غفر اللہ لہ ولوالدیہ

تقریظات علمائے عصر

شمس العلما مولنا مولوی مفتی ولی محمد صاحب جالندہری بصدق مستفتی و صحت صورت مسئولہ عنہا یہ شخص مندرج سوال
جسکے حال سے سوال کیا گیا ہے فرقہ حقہ اہلسنت وجماعت سے خارج بمسئلہ شرعی اسلام سے خارج ہے اُس سے اور اسکی تالیف جو ایسی ہو
جو سوال میں درج ہے پرہیز کرنا ضروری ہے۔ (حررہ الفقیر المفتی ولی محمد الجالندہری عفی اللہ عنہ)

شمس العلما استاذ العصر حضرت مولنا عبد الحکیم صاحب
پروفیسر اورینٹل کالج لاہور۔ و رئیس کلانور دام فیضہ

قال اللہ تعالی قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ الآیۃ قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْقُرْاٰنَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ عَنِ الْمِقْدَامِ رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اَلَا اِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ عن ابی رافع رض ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا الفین احدکم

مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَاْتِیْہِ اَمْرٌ مِّنْ اَمْرِیْ مِمَّا اَمَرْتُ بِہٖ اَوْ نَہَیْتُ عَنْہُ فَیَقُوْلُ لَا اَدْرِیْ مَا وَجَدْنَاہُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ اتَّبَعْنَاہُ

ان احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ علاوہ قرآن مجید کے اور احکام بھی ہیں جو احادیث سے پایہ ثبوت کو پہنچتے ہیں۔ اور قرآن شریف میں انکا ذکر نہیں جیسے حرمت خر اہلی و سگ وغیرہ احکام احادیث سے ثابت ہوتے ہیں پس جو شخص انکا انکار کرے وہ بیشک منکر سنت ہے اور منکر سنت حریم اسلام سے باہر ہے اور اسکے جاہل و بیدین ہونے میں کوئی شک نہیں فقط

خاکسار محمد عبدالحکیم کلانوری از لاہور۔

مولٰنا احمد بخش صاحب مولوی فاضل و منشی فاضل۔ کوٹ منابخان ضلع لاہور

مجکو میرے مکرم جناب مولوی نبی بخش صاحب حلوائی مصنف تفسیر نبوی جنہوں نے اپنے قیمتی اوقات اصلاح دین میں صرف کئے ہیں مصنف تفسیر نعمانی کی تصنیفات میں بعض وہ مقامات دکھائے جنسے حق پرست متدین عالم پر روز روشن کیطرح واضح ہو سکتا ہے کہ اس شخص کے اعتقادات میں خرابی ہے۔ گو یہ شخص اپنی تصنیفات میں حنفیت کا دعوٰی کرتا ہے مگر در پردہ چکڑالوی و وہابی سخت ہے۔ آخر میں جو اس نے معذرت لکھی ہے مجکو اسمیں اسکی تمہیدی الفاظ سے اسکی چکڑالویت کیطرف مائل ہونیکی بو آتی ہے کیونکہ اس نے مثلاً لکھا ہے کہ احادیث کلہا مجروح ہیں اسلئے وہ قابل حجت نہیں (نعوذ باللہ منہا) اس شخص نے دنیا کے چند روزہ متاع سے متمتع ہونیکے لئے خلق اللہ کو گمراہ کرنیکے لئے کمر باندھی ہے جسکے ضمن میں یہ غرض ہے کہ گندم نما بنکر جو فروشی کرے اور حنفیت کی پردہ میں حنفی مذہب کے جہلا کے اعتقادات میں چکڑالویت و وہابیت کی زہر بھرنیکے واسطے اسنے جا بجا اپنا نام حنفی شائع کیا اور تفسیر کا نام نعمانی رکھا ہے اسواسطے میں اپنے حنفی بھائیوں کو نقارہ کی چوٹ سے کہتا ہوں کہ یہ بدعلم شخص تمکو وہابی بنانا چاہتا ہے خبردار زر دیکر زہر مت خریدو۔ اگر پنجابی زبان میں تفسیر دیکھنے کا شوق ہے تو تفسیر نبوی کا مطالعہ کرو جو وہابیت کے استیصال کے لئے بےنظیر تصنیف ہے۔ افسوس ہے کہ اس زمانہ کی کس پرسی میں صرف اردو خوان اور پنجابی والوں نے قرآن شریف کی تفسیر کرنے پر بیباکانہ قلم اُٹھایا اسکے لئے بڑا علم درکار ہے۔ یہ شخص محض دنیوی مال و جاہ کی لالچ سے اپنی رائے سے آیتوں کی غلط تاویلیں کرنے بیٹھ گیا اور جہلا اسکی علمی لیاقت سے ناواقف ہونیکی وجہ سے اسکو جید عالم تصور کرتے ہیں۔ کوئی نہیں پوچھتا اور نہ کسیکی کوئی سنتا ہے خداوند تعالٰی اس زمانہ کے دینی دشمنوں کے حملوں سے جو بکثرت پھیل رہے ہیں محفوظ اور راہ راست پر ثابت قدم رکھے۔ اور یاد رہے کہ احتجاج احادیث سے علے الاطلاق انکار صریح کفر ہے۔ چنانچہ صاحب درمختار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے مفتی ابو سعود کی معروضات میں ایک استفتار لکھا دیکھا جسکے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ مثلاً کوئی طالب علم اپنے استاد سے کوئی حدیث سنکر استفہام انکاری کے طور پر اگر کہے۔ کیا سب احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی اور قابل عمل ہیں تو ایسے شخص کیلئے فتوٰی یہ ہے کہ اس کہنے سے وہ دو طرح سے کافر ہوا۔ اول اس نے تمام احادیث کی صدق اور انکی قابل عمل ہونیکا انکار کیا۔ دوم آنکہ جب اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علو شان کی کچھ نگہداشت نہ کی تو وہ زندیق ہو گیا اسکو ماخوذ کر کے بالاتفاق ائمہ اربعہ قتل کیا جاوے اور اسکی توبہ قبول نہ کیجائے اور اگر وہ گرفتاری سے پہلے توبہ کر لے تو پھر بھی ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اسکو قتل کیا جاوے مگر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حالت میں اسکی توبہ قبول کیجائے اور قتل نہ کیا جائے۔ بنائً علیہ ۹۴۴ھ میں سلطان روم نے ممالک محروسہ کے قاضیوں کو حکم دیا تھا کہ اس فتوٰی کی تعمیل کیجائے (غایۃ الاوطار ترجمہ درمختار ملخصاً جلد دوم کتاب الجہاد باب المرتد مطبوعہ نولکشور ۱۳۰۵ھ۔ وما علینا الا البلاغ (کتبہ فقیر احمد بخش مولوی فاضل و منشی فاضل یونیورسٹی لاہور۔ کوٹ منابخان)۔